مرزائی تبلیغ کے نام پر

سیاسی اور جاسوسی سرگرمیاں

قادیانی فرقہ مسلمانوں اور عالم اسلام کے خلاف تبلیغ کے نام پر جن صیہونی اور سامراجی سیاسی مشاغل اور جن ننگ دین و اخلاق کارناموں میں مصروف رہا، اس کی کچھ جھلکیاں ربوہ ہی کے شائع کردہ تاریخ احمدیت سے دی جارہی ہیں۔ تاکہ قادیانیوں کو یہ موقع نہ ملے کہ باتیں محض الزام و افتراء ہیں۔ (ادارہ)

۱۹۳۰ء میں قادیانیوں نے برطانوی آقاؤں کے اشارے پر کشمیر کو قادیانی سٹیٹ بنانے کی مذموم سازش کی جسے مجلس احرار اسلام اور دوسری سیاسی تنظیموں نے ناکام بنا دیا۔ مجلس احرار نے قادیانیت کا سختی سے محاسبہ شروع کیا اور اس عظیم فتنہ سے عامۃ المسلمین کو روشناس کرایا۔ حضرت علامہ انور شاہ کاشمیریؒ، ڈاکٹر اقبال اور احراری زعماء کی مشترکہ کوششوں سے قادیانیت اصل روپ میں سامنے آگئی رہی سہی کسر جج۔ ڈی کھوسلہ کے فیصلہ نے نکال دی۔

۱۹۳۴ء میں مرزا محمود خلیفہ قادیان نے برطانوی سامراج کے بین الاقوامی استعماری مقاصد کی تکمیل اور صیہونی یہودیوں کی بلاواسطہ پشت پناہی کے لئے ایک تحریک کی بنیاد رکھی جسے تحریک جدید کا نام دیا گیا جس طرح آپ کے والد مرزا غلام احمد نے برطانوی اور صیہونی تخریب پسندوں کی سیاسی اعانت کے لئے خدا پر افترا باندھے اور استعماری طاقتوں کی ذلیل خوشامد کے لئے الہامات کو بطور ہتھیار استعمال کیا تھا قادیان کے سیاسی شاعر مرزا محمود نے تحریک جدید کو خدا کی طرف سے استاد شدہ تحریک قرار دیا[1]

---

[1] تاریخ احمدیت جلد ۸، ادارۃ المصنفین ربوہ ص ۲

جماعت سے انیس مطالبے کئے گئے، چندے بٹورنے کی ذیلی سکیمیں جاری کی گئیں اور سیاسی تحریکوں کے لئے خلیفہ کے پاس بہت بڑی رقم رکھی جانی ضروری قرار دی گئی۔ خلیفہ صاحب جماعت سے گیارھواں مطالبہ یہ کرتے ہیں:

"جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جب تک ہنگامی کاموں کے لئے بہت بڑی رقم خلیفہ کے ماتحت نہ ہو کبھی ایسے کام جو سلسلہ کی وسعت اور عظمت کو قائم کریں، نہیں ہو سکتے۔"[2]

بیرون ہند قادیانی جماعتوں نے بھی اس تحریک میں حصہ لیا۔ ان جماعتوں میں سے سب سے زیادہ دلچسپی فلسطین کی جماعت نے لی۔ تاریخ احمدیت کے مطابق جماعت حیفہ اور مدرسہ احمدیہ کبابیر (اسرائیل) نے قربانی اور اخلاص کا نمونہ پیش کیا اور مرزا محمود نے اس کی تعریف کی[3] ہندوستان کی قادیانی جماعتوں اور بیرون ہند سے نامعلوم ذرائع سے رقمیں بٹورنے کے بعد مرزا محمود نے نام نہاد مبلغوں کو تبلیغ کے لئے تیار کیا۔ اس مقام پر یہ پس منظر ذہن میں رہے کہ تبلیغ کے نام پر سیاسی کارروائی اور جاسوسی کا سلسلہ مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانے سے جاری تھا۔ مرزا صاحب نے عرب ممالک میں اپنے جاسوس روانہ کئے جو سامراجی طاقتوں کے لئے کام کرتے تھے۔ برطانوی محکمہ جاسوسی کے کئی افراد قادیان میں ذہنی تربیت حاصل کر کے تبلیغ کے نام پر ان ممالک میں جاتے جہاں برطانیہ قدم جمانے کے لئے تگ و دو میں مصروف ہوتا۔ بیرون ہند سے انگریز کے سیاسی گماشتے قادیان آتے اور حضرت مسیح موعود کے سیاسی آقاؤں کی خدمت کے لئے عرب ممالک میں جا کر جاسوسی کرتے۔ مرزا صاحب نے کابل سے مولوی عبداللطیف اور عبدالرحمٰن جیسے سامراجی ایجنٹوں کو بلوا کر انہیں افغانستان میں قادیان کی خود ساختہ نبوت کی آڑ میں انگریز کی سیاسی خدمت کے لئے روانہ کیا جہاں اس مرتد کو واصل جہنم کیا گیا۔ مرزا صاحب کے انتقال کے بعد اس سیاسی پالیسی کو حکیم نورالدین نے اپنایا۔ حکیم صاحب کو مہاراجہ کشمیر نے برطانوی سامراج کے لئے جاسوسی کے الزامات کے تحت سٹیٹ سے نکال دیا تھا۔ اس کے بعد آپ سامراج کے بین الاقوامی تخریبی مرکز قادیان میں آ بسے تھے۔ آپ کے زمانے میں غلام نبی، عبدالرحمٰن اور مرزا محمود بیرون ملک گئے۔ مرزا محمود نے مکہ میں متنبی قادیان کی نبوت اور انگریز کی حمایت میں تحریک شروع کی جس پر آپ کے مکان پر چھاپا پڑا۔ لیکن آپ پہلے ہی فرار ہو چکے تھے ۱۹۱۴ء میں قادیانیت کے سیاسی ڈرامے کے دیگر ایکٹروں کو قادیان سے نکالنے کے بعد جب آپ نے آمریت کا تخت سنبھالا تو سب سے پہلے عرب ممالک کو سامراج کی پروردہ نبوت کا پیغام دیا۔ ترکی خلافت کے

---

[2] ایضاً ص۱۹ [3] ایضاً ص۷۸

نا تھے۔ کے لئے قادیانی تخریب کاروں کو بیرونِ ہند روانہ کیا۔ اور یہودی صیہونیوں سے گٹھ جوڑ کرکے مشرقِ وسطیٰ میں تبلیغی مراکز ارتداد قائم کئے۔ مسلم ممالک کی پستی و زبوں حالی اور ان کے سقوط پر خوشیاں منائیں۔ اور اسے تبلیغ کے لئے نئی راہیں کھلنے کے مترادف قرار دیا۔ انقلاب روس کے بعد یہ قادیانی جاسوس ہی تھے جو مشرقِ وسطیٰ اور وسط ایشیاء میں انقلابی تنظیموں کی جاسوسی میں مصروف رہے اور جب کبھی یہ حکومتیں ان کو قیدخانے میں ڈال دیتیں تو انگریز سفیروں کی معرفت ان کی رہائی کرائی جاتی۔

تحریکِ جدید کے تحت مرزا محمود نے سنگاپور، چین، جاپان، اٹلی، البانیہ وغیرہ میں مبلغین کو روانہ کیا۔ ایک قادیانی ولی داد کو کابل بھیجا۔ اسے ایک طبیب کے روپ میں بھیجا گیا۔ لیکن جب اس نے سامراج کی اطاعت اور خانہ ساز نبوت کی دعوت کا آغاز کیا تو اس کے عزیزوں نے اسے واصلِ جہنم کر دیا۔ ایک اور قادیانی عدالت خان بلا پاسپورٹ افغانستان گیا جہاں گرفتار ہوا اور وہاں سے نکالا گیا اس کے بعد اسے چین روانہ کر دیا گیا۔ (ایضاً صفحہ)

جاپان میں ایک قادیانی مبلغ صوفی عبدالقدیر نیاز کو روانہ کیا گیا جسے جاسوسی کے الزام میں حکومت جاپان نے قید کر دیا۔ مرزا محمود اپنے خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۰ / نومبر ۱۹۴۷ء میں تسلیم کرتے ہیں کہ ان پر جاپانی گورنمنٹ کی مخالفت کا الزام لگا۔ جنگِ عظیم دوم کے زمانے میں نیا مشن نہ کھولا جا سکا۔ البتہ پہلے مشنوں سے پورا پورا کام لیا گیا۔ جنگ کے خاتمہ پر ۱۹۴۵ء میں سولہ قادیانیوں کو انگلستان بھجوایا گیا جنہوں نے بقول مولف تاریخ احمدیت لندن میں کچھ عرصہ ٹریننگ کے بعد یورپ کے اطراف و جوانب میں نئے مشن کھولے۔ (ایضاً صفحہ ۱۱۱)

دوسری جنگِ عظیم کے دوران جاپان نے ہندوستان پر حملہ کر دیا اور سوبھاش چندر بوس انڈین نیشنل آرمی ترتیب دینے لگے۔ ان ایام میں سنگاپور مشن کے انچارج مولوی ایاز قادیانی نے برطانوی سامراج کی حمایت اور جاپانیوں کی مخالفت میں سرگرم حصہ لیا۔ مولف تاریخ احمدیت لکھتا ہے:

"یہ ایام سنگاپور مشن اور مولوی ایاز صاحب کے لئے انتہائی صبر آزما تھے۔ خصوصاً جاپانیوں کے خلاف پراپیگنڈا کرنے کی وجہ سے آپ پر بہت سختیاں کی گئیں اور خرابیٔ صحت کے باعث سر اور داڑھی کے بال قریباً سفید ہو گئے۔" (ایضاً صفحہ ۷)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ کو جاپانی حکومت کی مخالفت کی کیا ضرورت تھی آپ کو قادیان کی خانہ ساز نبوت کی تبلیغ کے لئے بھیجا گیا تھا یہ درمیان میں سیاسی کارروائی کیوں آ گئی اس پر اکتفا نہیں بلکہ قادیانی مولف محمد یونس قادیانی کی عینی شہادت نقل کرتے ہوئے رقمطراز ہے:

"جاپانیوں کے زمانہ میں جبکہ کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ جاپانیوں کے خلاف اپنے گھر میں بھی کسی

قسم کی بات کرے۔ ایسے خطرناک وقت میں مولوی صاحب آئی این اے (آزاد ہند فوج) کے کیمپ میں جاکر جاپانیوں کے خلاف کاروائیاں کرتے ...... اور ہر وقت جاپانی ملٹری پولیس اور C.I.D (سی۔ آئی۔ ڈی) مولوی صاحب کے پیچھے لگی رہتی۔" (ایضاً ص۱۰۹)

مولوی صاحب نے بعد میں ہندوستانی فوج کے قادیانیوں کے ذریعہ آزاد ہند فوج کے خلاف سازشیں کیں اور انگریز کی سیاسی خدمت انجام دی۔

جن علاقوں میں برطانوی سامراج کا غلبہ تھا وہاں قادیانی مبلغ جارحانہ طور پر مرزائیت کی تبلیغ کرتے اور انگریز ان کی پوری پوری مدد کرتا۔ ۱۹۳۵ء میں اٹلی اور حبشہ کی جنگ کے ایام میں مرزا محمود نے ڈاکٹر نذیر احمد کو حبشہ روانہ کیا کچھ عرصہ حبشہ اور پھر فلسطین مصر وغیرہ میں رہنے کے بعد ۱۹۴۱ء میں آپ واپس آئے اور ۱۹۴۶ء میں مرزا محمود کے حکم سے عدن پہنچے۔ عدن میں ایک دن ڈاکٹر نذیر احمد کو مسلمانوں نے ایک مسجد میں گھیر لیا۔ اور واصل جہنم کرنے لگے۔ لیکن تاریخ احمدیت کا مؤلف لکھتا ہے کہ:

"اسی اثنا میں سی۔ آئی۔ ڈی کا آدمی میرے (ڈاکٹر نذیر) کے پاس آکھڑا ہوگیا اور انگریزی میں کہنے لگا ہم کو حکم ہوا ہے کہ آپ کو اپنے گھر سلامتی کے ساتھ پہرے کے اندر پہنچا دیں۔ کیونکہ پبلک مسجد کے اندر اور باہر ڈنڈے وغیرہ لے کر کھڑی ہے۔ ان کی نیت آج آپ کے متعلق خطرناک ہے۔ میں نے کہا کہ گورنمنٹ کی حکم عدولی میں نہیں کر سکتا بہت اچھا۔" (ایضاً ص۲۶۴)

برطانوی حکومت قادیانی مبلغوں کو جو جاسوسی اور تخریب کاری کے لئے کمربستہ رہتے ہر طرح سے مدد بہم پہنچاتی بلکہ برطانوی سفارت خانہ قادیانیوں کے لئے ہر ممکن کاروائی کرتا اور اس کے زیر سایہ قادیانی مبلغ دلیری سے اپنی مذموم کوششوں میں مصروف رہتے۔ ۱۹۳۶ء میں جب ملک محمد شریف قادیانی کو سپین بھیجا گیا تو وہاں سخت جنگ جاری تھی۔ مؤلف تاریخ احمدیت لکھتا ہے:

"جب حالات خطرناک صورت اختیار کر گئے تو برطانوی سفیر نے آپ (ملک محمد شریف) کو سفارت خانہ میں بلوایا اور دو دن گزارنے کے بعد دوسری برٹش رعایا کے ساتھ آپ بھی حکماً جہاز کے ذریعہ سے لندن بھیج دیئے گئے۔" (ایضاً ص۲۹۶)

اب ایک اور سامراجی ایجنٹ مولوی محمد دین مبلغ البانیہ کی کاروائیاں ملاحظہ کریں۔ ۱۹۳۶ء میں یہ شخص البانیہ پہنچا اور جہاد کی مخالفت میں لیکچر دینے لگا۔ ساتھ ہی ساتھ برطانوی آقاؤں کی مدح سرائی شروع کر دی۔ مسلمانوں نے پولیس میں رپورٹ کرا دی جس پر پولیس نے آپ سے گفتگو کے بعد آپ کی نقل و حرکت پر پابندی عائد کر دی اور چند دنوں کے بعد البانیہ سے انہیں یوگوسلاویہ دھکیل دیا۔ جولائی

مولوی صاحب نے مرزا محمود کو خط لکھا اور مرکز سے ہدایت ملی کہ یوگوسلاویہ اور البانیہ کے درمیانی علاقے میں ارتداد کی تبلیغ کرو۔ اس علاقہ میں مولوی صاحب نے میونسپل کمیٹی کے ایک ممبر شریف وتسا سے راہ و رسم پیدا کر لی۔ مؤلف تاریخ احمدیت لکھتا ہے:

"حالات نے یوں پلٹا کھایا کہ البانیہ کی پولیس کے کاغذ بلگراڈ پولیس کے پاس پہنچ گئے۔ مولوی صاحب اس وقت مرکز سے باہر تھے پولیس کو شبہ کی تقویت کی گنجائش نکل آئی اور انہوں نے بار بار چکر لگانے شروع کئے اور جب مولوی صاحب کو یوگوسلاویہ کی پولیس نے ملک سے ۲۴ گھنٹے کے اندر نکلنے کا نوٹس دیا تو دوستوں کو بہت افسوس ہوا۔ شریف وتسا صاحب اور ان کا بھائی اس سیاسی معاملہ میں کچھ مدد نہ کر سکے" (ایضاً ص ۲۱۲)

مشرقی یورپ سے نکلنے کے بعد اس قادیانی ایجنٹ نے مکہ مکرمہ میں ایک معمولی مکان کرایہ پر لیا اور منافقانہ انداز میں اپنے ارتداد کو چھپا کر شاہ سعود تک رسائی حاصل کی اور ان کا ہندوستانی ترجمان مقرر ہوا۔ اس عرصے میں اس تخریب پسند برطانوی جاسوس نے سیاسی سازشیں جاری رکھیں ——— مؤلف تاریخ احمدیت لکھتا ہے:

"حج کے بعد مولوی صاحب نے اپنے واقف شناساؤں اور ملنے والوں سے گفتگو شروع کی وعظ و نصیحت ہوتی رہی، ایک روز کسی نے پولیس کو اطلاع دیدی کہ ہندی اور عرب لوگ اکثر اس ہندی مولوی کے پاس آتے ہیں، یہ انگریزوں کا جاسوس معلوم ہوتا ہے۔ پھر کیا تھا پولیس نے فوراً مولوی صاحب کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا ...... ایک ہفتہ کے بعد ہندوستانی وائس قونصل سید لال شاہ صاحب مقیم جدہ کی طرف سے کوشش پر رہائی حاصل ہوئی، اور مولوی صاحب واپس قادیان تشریف لائے" (ایضاً ص ۲۱۳)

یہ ایک اجمالی خاکہ ہے قادیانی مبلغوں کی نام نہاد تبلیغی سرگرمیوں کا جس کو بڑے فخر سے پیش کیا جاتا ہے۔ یہ واقعات اصل داستان کا عشر عشیر بھی نہیں۔ بہت سے واقعات ابھی منظر عام پر نہیں آئے۔ ہم نے یہ واقعات بلا کم و کاست تاریخ احمدیت مؤلفہ دوست محمد شاہد سے نقل کئے ہیں تاکہ قادیانیوں کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ یہ بات محض الزام ہے۔

قادیانیوں کی طرح لاہوری مرزائی بھی اسی قسم کی سازشی کارروائیاں کرتے رہے کیونکہ ان دونوں کا خمیر ایک ہی باطل خاک سے اٹھایا گیا تھا۔ موجودہ امیر جماعت مرزائیہ لاہور مولوی صدرالدین جب جرمنی میں بطور مبلغ کام کرتے تھے تو آپ کو انگریز کا جاسوس اور برطانوی سامراج کا آلہ کار کہا جاتا تھا۔ اس کا اعتر

سرزمین کشمیر کے تین نامور فرزند

قادیانی ایک غیر مسلم اقلیت

شاہ کشمیری کا ایک عربی قصیدہ

علامہ انور شاہؒ ، علامہ اقبالؒ ، سردار عبدالقیوم

اور

قادیانیت

از مولانا فاضل حبیب اللہ رشید

ماہنامہ الرشید لاہور کا پہلا شمارہ ہمارے سامنے ہے ہم اس کا دلی خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور قارئین سے الرشید کو متعارف کرانے کے خیال سے اس شمارہ کا اداریہ یہاں نقل کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

★

آزاد کشمیر اسمبلی کی قرارداد سے ذہن ماضی کے "معرکہ اسلام و قادیانیت" کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اس میں شک نہیں کہ امت مسلمہ کے ہر طبقے نے اپنی بساط کے موافق عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کے ذریعہ میں حصہ لیا، لیکن اس سلسلے میں کشمیر کے تین قائدین کا نام جریدۂ عالم پر ہمیشہ ثبت رہے گا۔

ان میں پہلی اور بزرگ ترین شخصیت امام العصر حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند کی تھی۔ حضرت شاہ صاحبؒ کے علم و فضل، زہد و تقویٰ اور صورت و سیرت میں سلف صالحین کا عکس جھلکتا تھا۔ انہیں دیکھ کر صحابہ کرام کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ بقول حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ "صحابہؓ کا قافلہ جا رہا تھا، حضرت شاہ صاحبؒ پیچھے رہ گئے" بارہا لوگوں نے یہ منظر دیکھا کہ حضرت شاہ صاحبؒ کبھی بازار سے نکلے، تو ہندو بھی اپنی دکانوں پر کھڑے ہو کر کلمہ پڑھنے لگے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے تھے، میرے نزدیک حضرت شاہ صاحبؒ کا مسلمان ہونا حقانیتِ اسلام کی دلیل ہے۔ اگر خدانخواستہ اسلام میں ذرا بھی نقص ہوتا تو شاہ صاحب کبھی اسے قبول نہ کرتے۔ [illegible] یہ عام تھا کہ اہل علم کے حلقے میں انہیں چلتا پھرتا کتب خانہ کہا جاتا تھا۔ دارالعلوم دیوبند کے

ے حضرت شاہ صاحب کے تذکرے میں ملاحظہ فرمائیں۔